اخبار ابصار کے مقاصد: ☆لوگوں تک دین خالص کو پھونچانا☆سماج میں پھیلے غلط رسوم کی نشاندہی اور انکے تدارک کی طرف رہنمائی☆کتاب وسنت کی رہنمائی میں پیش آمدہ مسائل کا حل☆اہل علم کی نادر علمی وادبی کاوشوں کو لوگوں تک پھونچانا☆مختلف مسالک ومکاتب فکر کی درمیانی خلیج کو ختم کرنا☆سیرت رسولؐ کی روشنی میں انسانیت کے پیغام کو عام کرنا☆اسلام سے متعلق غیر مسلموں کی غلط فہمیوں کا ازالہ وغیرہ۔

ABSAAR Monthly, Malegaon

ماہنامہ

ابصار

مالیگاؤں

حق وصداقت کا روشن اشاریہ

مدیر: حافظ جلال الدین قاسمی

MALEGAON Vol. No.1 Issue No.2 Pages: 8 JULY 2016 Rs.5/-

جلد نمبر:۱ شمارہ:۲ صفحات:۸ شوال ۱۴۳۷ھ جولائی ۲۰۱۶ قیمت ۵ روپے

چیونٹی اور قرآن

از حافظ جلال الدین قاسمی

حَتَّى إِذَا أَتَوْا عَلَى وَادِي النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ۔ [النمل: ۱۸]

ترجمہ: یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے میدان میں پہنچے تو ایک چیونٹی (رانی) نے کہا کہ اے چیونٹیو! اپنے اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کے لشکر تم کو کچل ڈالیں اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔

ادْخُلُوا جمع کا صیغہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کو اپنی رعیت کے ہر ایک فرد کا خیر خواہ ہونا چاہیے۔ اسکی نگاہ میں ہر چھوٹے بڑے کا مقام یکساں ہونا چاہیے۔ اور ہر ایک فرد کی جان، مال اور آبرو کی حفاظت حکومت پر لازم ہے۔

مَسَاكِنَكُمْ: مساکن مسکن کی جمع ہے جسکی اضافت ضمیر جمع کم کی طرف کی گئی ہے۔ یہ ترکیب بتاتی ہے کہ انسان کی بنیادی ضرورتوں میں سب سے بڑی ضرورت اس کا اپنا گھر ہوتا ہے۔ لہذا حکومت کی ذمہ داری ہیکہ سر چھپانے کے لئے وہ ہر شخص کو اپنا گھر بنانے کے لئے آسانیاں فراہم کرے۔

لفظ مساکن کا مادہ سکنَ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر قریہ اور ہر شہر میں حکومت کی طرف سے ایسا انتظام ہو جس سے امن وشانتی بحال رہے۔ اور کہیں کوئی ایسی بات پیدا نہ ہو جو امن وسکون کو تباہ کرنے کا باعث بنے۔ اور حکومت کو ہر ایسی حرکت کا سختی سے نوٹس لینا چاہیے جو
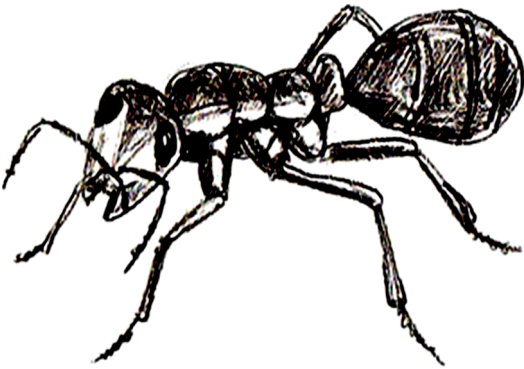
غارتگرِ امن وسکون ہو۔ نیز لفظ مساکن سے، جسکا مادہ سکنَ ہے، معلوم ہوتا ہے کہ لوگ ہر جگہ سکون واطمینان سے زندگی گزاریں۔ اور یہ اسوقت ممکن ہے جب تمام لوگوں کی بنیادی ضرورتوں روٹی، کپڑا اور مکان کے حصول کے ذرائع یکساں طور پر فراہم کئے جائیں۔ اس میں کسی بھی قسم کی جانبداری سے کام نہ لیا جائے۔ نیز قانون کے نفاذ کا ایسی سختی کے ساتھ اہتمام ہو کہ لوگ بلا خوف وخطر ہر جگہ آجا سکیں۔ اور کسی کے دل میں کسی کے تعلق سے کوئی ڈر اور اندیشہ نہ ہو۔

(بقیہ صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ کریں)

جیسی کرنی ویسی بھرنی

قسط 1

از۔ حافظ جلال الدین قاسمی

موٹر کار، ہوائی جہاز، اور اسٹیمر ہر ایک میں ایک میٹر ہوتا ہے جو موٹر یا جہاز کی رفتار، ہوا کا دباؤ، اسی طرح پٹرول کے صرفہ وغیرہ کو بتلاتا ہے ایسے ہی زندگی کا ایک میٹر ہوتا ہے جو ہمارے اعمال کے مطابق حالات کی رفتار یا دباؤ بتلاتا ہے اگر اعمال اچھے ہیں تو حالات سازگار ہوتے ہیں اور رفتار زندگی معتدل بلکہ خوش آئند ہوتی ہے اور جب اعمال بگڑتے ہیں تو حالات پر ان کا بڑا گہرا اثر پڑتا ہے۔

یہ اجمالی بیان ہے اس امر کا کہ اعمال سبب ہیں جزا اور سزا کے یعنی جیسے اعمال ویسی جزا یا سزا قران مجید میں مختلف عنوانات سے یہ امر مذکور ہوا ہے، کہیں تو عمل کو شرط اور ثمرہ کو جزا کہا گیا ہے۔

چنانچہ سورہ اعراف آیت نمبر 166 میں اللہ کا ارشاد ہے،

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ۔

یعنی جب وہ لوگ جس کام سے ان کو منع کیا گیا تھا اس میں حد سے نکل گئے تو ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل بندر بن جاؤ۔ یہودیوں کی ایک قوم بحر قلزم کی مشرقی خلیج کے کنارے ایلہ شہر میں آباد تھی ان کی معیشت کا انحصار زیادہ تر مچھلیوں کے شکار پر تھا ان لوگوں کو یہ تلقین کی گئی تھی کہ وہ ہفتہ کا ایک دن (سنیچر) عبادت اور ذکر خدا کے لئے خاص رکھیں اس دن کوئی معاشی کام نہ کریں مگر۔ یہود میں جب بگاڑ آگیا تو اسکی خلاف ورزی کرنے لگے ہوا یوں کہ سنیچر کے دن ان کے ساحل پر مچھلیوں کی آمد بہت بڑھ گئی بقیہ چھ دنوں میں مچھلیاں بہت کم آتیں۔ یہود کے لئے یہ بڑی سخت آزمائش تھی اب۔ یہود نے یہ کیا کہ وہ حیلہ کے ذریعہ حرام کو حلال کرنے لگے وہ سنیچر کے دن شکار تو نہ کرتے مگر وہ سمندر کا پانی کاٹ کر باہر بنے ہوئے حوضوں اور گڈھوں میں لاتے سنیچر کے دن مچھلیاں چڑھتیں تو نالی کے راستے سے وہ ان کے بنائے ہوئے حوضوں اور گڈھوں میں آجاتیں سنیچر کے دن بس اتنا کرتے کہ ان حوضوں اور گڈھوں کا منھ بند کر کے مچھلیوں کے دریا میں لوٹنے کا راستہ بند کر دیتے پھر اگلے دن اتوار کو ان کو پکڑ لیتے اس طرح وہ ایک ناجائز اور حرام کام کو جواز کی صورت دینے کی کوشش کرتے تاکہ ان پر یہ حکم صادق نہ آئے کہ انہوں نے سنیچر (ممنوعہ دن) میں شکار کیا ہے اللہ تعالی نے قانون سبت (سنیچر کے دن کا قانون) کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے ان کے ساتھ یہ معاملہ کیا کہ ان کو بندر بنادیا مذکورہ آیت کریمہ شرط اور جزا پر مشتمل ہے۔ یعنی یہ بات بتلائی گئی ہے کہ ان کو جو بندر بنادیا گیا اسکا سبب ان کی سرکشی اور قانون سبت کی خلاف ورزی تھی۔ دوسری جگہ ارشاد ہے۔

ذَلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ (انفال: 51) اس آیت کریمہ میں (ب) سبب کا ہے جس کا مطلب یہ ہوا کی یہ سزا تمہیں جو ملی ہے بہ سبب ان اعمال کے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں کہیں (فا) سببیہ لائے ہیں جیسے (فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ) انھوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی تو اللہ نے ان کو پکڑلیا۔ (سورہ حاقہ: 10)

کہیں لولا لائے ہیں جیسے
فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ (الصافات: 143)
لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ (الصافات: 145)

کہ اگر یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں تسبیح کرنے والے نہ ہوتے تو وہ قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے۔

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تسبیح کی بدولت یونسؑ نے اس قید سے رہائی پائی۔ کہیں لفظ لو آیا ہے جیسے

وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ (سورہ نساء: 66)

اور اگر یہ لوگ وہ کرتے جس کی انھیں نصیحت کی جاتی ہے تو انکے لئے یہ بات بہترین ہوتی۔ ایک جگہ اور فرمایا گیا ہے

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ۔

(سورہ نحل: 112)

(بقیہ صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ فرمائیں)

مگر یہ کیسے لوگ ہیں جو تکلیف دور نہیں کرتے بلکہ تکلیف بڑھا دیتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ. (سنن ترمذی) (حکم الألبانی: صحیح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کی کسی دنیوی تکلیف کو دور کرے گا تو اللہ قیامت کے دن اس کی تکلیف دور کرے گا۔ اور جو شخص کسی تنگ دست پر آسانی کرے گا تو اللہ دنیا اور آخرت میں اس پر آسانی کرے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب چھپائے گا تو اللہ دنیا اور آخرت میں اس کے عیب کو چھپائے گا۔ اور جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے تو اللہ اس بندے کی مدد میں رہتا ہے۔

تشریح: کسی مسلمان کی تکلیف دور کرنا انسانیت اور اسلام دونوں کا تقاضہ ہے نیز دوسروں کی مدد کرنے میں دل میں جس سکون اور طمانیت اور مسرت کا احساس ہوتا ہے وہ حد بیان سے باہر ہے۔ اور جو شخص تکلیف دور کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا وہ کسی کو جھوٹی تسلی دیکر اسکی تکلیف میں اضافہ نہ کرے۔

حرام کمائی

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِطِيبِ نَفْسِهِ« (سنن دار قطنی)

انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کا مال اس کی دل کی رضامندی کے بغیر لینا حرام ہے۔

تشریح۔ چوری، ڈکیتی، رشوت اور دھوکے سے مال حاصل کرنا، زمین کے بزنس میں گالا کے ذریعے پیسے حاصل کرنا، دو پریشان آدمیوں کے درمیان توڑی پانی کے ذریعے مال حاصل کرنا اور لڑکی والوں سے جہیز لینا۔ یہ سب اس حدیث کی روسے حرام ہے۔ ہر مسلمان اس حدیث کے آئینے میں کم سے کم ایک بار ضرور اپنا چہرہ دیکھے۔

گدھے کو گھوڑے کے برابر کرنے کی کوشش کرنے والے کے بارے میں عقلاء کے دو اقوال ہیں (1) یا تو وہ پاگل ہے (2) یا انتہائی متعصب۔ پہلا قول راجح ہے۔ (ابن فرنود)

احساس کمتری سے پیدا ہونے والا احساس برتری آدمی کو مضحکہ خیز حرکات کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ (ابن فرنود)

صبر اور تقویٰ کے فوائد و ثمرات

حافظ جلال الدین قاسمی

اللہ نے سورہ آل عمران میں چار مقامات پر صبر اور تقوی دونوں کو ایک ساتھ ذکر فرمایا ہے اور چاروں مقامات پر صبر و تقوی کے الگ الگ چار فوائد و ثمرات بیان فرمائے ہیں۔

(1) إِن تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ (آل عمران:120)

ترجمہ: اگر تمہیں آسودگی حاصل ہو تو ان کو بری لگتی ہے اور اگر رنج پہنچے تو خوش ہوتے ہیں اور اگر تم تکلیفوں کی برداشت اور (ان سے) کنارہ کشی کرتے رہو گے تو ان کا فریب تمہیں کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا یہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ اس پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔

اس آیت میں صبر و تقویٰ کا ثمرہ اور فائدہ یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تمہیں شرِ اشرار یعنی شریروں کے شر سے اور کیدِ فجار یعنی فاجروں کے مکر سے محفوظ رکھے گا اور اعدائے اسلام کی سازشیں تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی۔

(2) بَلَىٰ إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ (آل عمران:125)

ہاں اگر تم دل کو مضبوط رکھو اور (اللہ سے) ڈرتے رہو اور دشمن تم پر جوش کے ساتھ دفعتہً حملہ کردے تو پروردگار پانچ ہزار فرشتے جن پر نشان ہوں گے تمہاری مدد کو بھیجے گا۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ " یہ پانچ ہزار فرشتے صبر اور تقوی والوں کی قیامت تک مدد کریں گے۔" اس آیت کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ صبر و تقوی اختیار کرنے والوں کی مدد فرشتوں سے کی جائیگی۔

(3) لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (آل عمران:186)

(اے اہل ایمان) تمہارے مال و جان میں تمہاری آزمائش کی جائے گی۔ اور تم اہل کتاب سے اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں بہت سی ایذا کی باتیں سنو گے۔ اور تم اگر صبر اور تقویٰ اختیار کرتے رہے تو یہ عزم امور میں سے ہے۔

ان ذلک من عزم الامور ای تنالوا ثواب اہل العزم ۔ یعنی تمہیں اولوالعزم انبیاء ورسل کا ثواب ملیگا۔

(4) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (آل عمران:200)

"اے اہل ایمان تم صبر کرو اور مصابرہ کرو اور مرابطہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو یقیناً تم فلاح اور کامیابی سے ہمکنار ہوگے۔" اس آیت میں صبر و تقوی اختیار کرنے پر دنیا اور آخرت کی کامیابی کا ذکر کیا گیا ہے۔

(1) صبر: اللہ کے اوامر و نواہی پر صبر۔ اس کا تعلق آدمی کی اپنی ذات سے ہے۔

(2) مصابرہ: الصبر فی وجہ الصابر۔ مقابلے میں ڈٹنے والے سے زیادہ استقامت کا مظاہرہ کرنا (3) مرابطہ: امر اللہ بہ المومنین لیکونوا علی حذر من عدوھم دشمن سے ہمیشہ محتاط رہنا (4) تقویٰ: ایک وسیع المعنی لفظ ہے۔ تمام منہیات (اللہ کی منع کردہ چیزوں) سے بچنا خصوصاً شرک اور نفاق سے۔

ایطاء قافیے کا بدترین عیب ہے

از۔ حافظ جلال الدین قاسمی

اساتذہء فن نے ہمیشہ اس سے اجتناب کیا ہے۔ تکرار قافیہء لفظی اور معنوی کو ایطاء کہا جاتا ہے۔ آسان طریقے سے اسطرح سمجھیں کہ اگر قوافی کے اضافی حروف (یا حرف) اصل الفاظ سے الگ کر دئے جائیں تو باقی الفاظ (اصل الفاظ) اگر بے معنی بچتے ہیں یا کم از کم ایک لفظ بے معنی رہتا ہے تو ایطاء نہیں ہے۔ اگر دونوں الفاظ بامعنی بچتے ہیں اور باہم مُقَفّٰی نہیں ہیں تو ایطاء ہے۔

مثال۔ دکھلا کے یہی منظر بادل چلا جاتا ہے - پانی سے مکانوں پر کیسے لکھا جاتا ہے۔ (بشیر بدرؔ)

مندرجہ بالا شعر میں کئی خرابیاں ہیں، ایک تو یہ کہ چار جگہ حرفِ علت" الف گر جاتا ہے جو مُخِل" فصاحت (فصاحت میں خلل ڈالنے والا) ہے۔ کیونکہ اساتذہ سخن عربی و فارسی میں حرف علت کا سقوط جائز نہیں ٹھہراتے اور اردو میں اگرچہ حرفِ علت کا سقوط جائز ہے لیکن مُخِل فصاحت ضرور ہے اسلئے اساتذہ نے ایسی صورت سے بھی اجتناب کیا ہے۔

دوسری خرابی اس شعر میں ایطاء کی ہے۔ کیونکہ چلا اور لکھا قافیے ہیں۔ جن میں چل اور لکھ اصل الفاظ ہیں اور الف اضافی حرف ہے۔ الف کو الگ کر دیں تو چل اور لکھ جو بچتے ہیں دونوں الفاظ بامعنی ہیں اور باہم مقفٰی نہیں ہیں۔

مثال۔ یہ کسک دل کی دل میں چبھی رہ گئی - زندگی میں تمہاری کمی رہ گئی (بشیر بدرؔ)

مندرجہ بالا شعر میں چبھی اور کمی قافیے ہیں۔ اصل الفاظ چبھ اور کم ہیں اور ی اضافی حرف ہے اب اضافی حرف کو ان سے الگ کر دیں تو اصلی الفاظ۔۔

(1) چبھ اور کم دونوں الفاظ بامعنی رہتے ہیں۔

(2) دونوں باہم مقفی نہیں ہیں کیونکہ چبھ کی چ پر پیش (ـُ) ہے اور کم کی ک پر زبر (ـَ) ہے لہذا، اس شعر میں ایطاء ہے۔

مثال۔ دیا دل اسکو جسے اسکا قدرداں سمجھا - اسی کے ہو رہے جسکو مزاج داں سمجھا (حفیظؔ جونپوری)

مندرجہ بالا شعر میں قدرداں اور مزاج داں قافیے ہیں۔

ان دونوں میں اصل الفاظ قدر اور مزاج ہیں اور اضافی لفظ دونوں جگہ "داں" ہے داں کو الگ کر دیں تو (1) قدر اور مزاج اصل الفاظ بچتے ہیں۔ (2) قدر اور مزاج دونوں باھم مقفی نہیں ہیں۔

(3) قدر اور مزاج دونوں بامعنی رہتے ہیں۔ لہذا شعر میں ایطاء ہے۔

مثال۔

سایہ سرخ پھولوں کا سنگ دل نوازاں ہے - دل پہ حادثہ گزرے دم بدم چراغاں ہے

(شمس الرحمن فاروقی)

اس شعر میں نوازاں اور چراغاں قافیے ہیں۔ (1) ان دونوں میں اصل الفاظ نواز اور چراغ ہیں۔ اور الف نون (ان) اضافی حروف ہیں ان کو الگ کر دیں تو (2) نواز اور چراغ اصل الفاظ بچتے ہیں (3) نواز اور چراغ دونوں بامعنی الفاظ رہتے ہیں۔ لہذا یہاں ایطاء ہے۔

<u>کچھ اور مثالیں۔</u>

اسپاں اور مرداں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دونوں میں الف نون جمع کا ہے۔

نگراں اور جویاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دونوں میں الف نون فاعلی ہے۔

اسپے اور مردے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دونوں میں یائے نکرہ ہے۔

سرہا اور دستہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دونوں میں الف جمع کا ہے۔

سیمیں اور آہنیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دونوں میں (یں) نسبتی ہے۔

دوستاں اور یاراں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دونوں میں الف نون جمع کا ہے۔

حادثات اور کائنات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دونوں میں الف ت (ات) جمع کا ہے۔

اسپاں اور مرداں سے اضافی حروف الف نون کو الگ کر دیں تو

(1) اسپ اور مرد دونوں اصل الفاظ بچتے ہیں۔

(2) اسپ اور مرد دونوں بامعنی الفاظ بچتے ہیں۔

(3) اسپ اور مرد دونوں باہم مقفی نہیں رہ گئے کیونکہ ان میں حرف روی باقی نہیں رہا۔ لہذا اسپاں اور مرداں میں ایطاء ہے۔

مندرجہ ذیل دو الفاظ پر غور کیجیے۔

دوستی اور زندگی دونوں میں اضافی حرف یا (ی) ہے۔ اصل الفاظ دوست اور زندگ ہیں۔ اب اضافی حرف یا (ی) کو ان سے الگ کر دیں تو ایک لفظ دوست بامعنی رہتا ہے اور دوسرا لفظ زندگ بے معنی رہتا ہے۔ لہذا یہاں ایطاء نہیں ہے۔

ایطاء کی دو قسمیں ہیں (1) ایطاء جلی اور (2) ایطاء خفی

ایطاء جلی کی مثالیں گزریں۔ اب ایطاء خفی کی کچھ مثالیں دیکھیں۔

مثلاً دانا اور بینا میں الف حرف اضافی ہے مگر غیر محسوس ہے اسلئے ایطاء خفی ہے۔

(بقیہ صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ کریں)

یہ صفحہ خاص طور پر ان بچوں کے لئے اور عام طور پر ان لوگوں کے لئے مختص کیا گیا ہے جو انگریزی زبان سیکھنے کے کافی خواہش مند ہیں۔اس صفحہ پر انگریزی میں موجود تصویری کہانیاں، عام معلومات ،تفریح اور دلچسپی سے مملو حقائق کو ان کے اردو ترجمے کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔ جس کی مدد سے قارئین بڑی آسانی سے کافی حد تک اپنی انگریزی میں سدھار لا سکتے ہیں۔ طلباء کے اصرار پر اس شمارے میں اس صفحہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔اس صفحہ سے متعلق اپنے خیالات سے ہمیں ضرور مطلع فرمایئے گا۔ چونکہ کسی بھی چیز کو جاننے اور سمجھنے میں Visual aids بصری وسائل بہت اہم رول ادا کرتے ہیں،

اسی خیال کے تحت اس پہلی قسط میں سب سے پہلے آپکو ترجمے کے ان اصولوں سے متعارف کروایا جائے گا جن کی مدد سے آپ بآسانی کسی بھی انگریزی عبارت کا اردو ترجمہ کر سکیں گے۔ طلباء سے خصوصی طور پر درخواست کی جاتی ہے کہ ان اصولوں کو ذہن نشین کر لیں تاکہ کسی بھی عبارت کو سمجھنے میں انہیں کوئی دقت اور پریشانی نہ محسوس ہو۔ تمام اصولوں کو انتہائی جامعیت اور اختصار کے ساتھ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔(ہمیں اپنی تحریریں اس ایمیل پر بھیجیں۔ absaar.urdu@gmail.com)

(1) کسی بھی فعل (verb) کی بنیادی پانچ شکلیں ہوتی ہیں۔ذیل میں انہیں ان کے ترجمے کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔

V1 The present form (Infinitive)	V2 The past form	V3 The past participle (Adjective)
Drink پینا	Drank پیا، پیتا تھا	Drunk پیا ہوا، پلایا گیا
Be	Was	Been
Have	Had	Had

V5 The –s form For singular pronouns	V4 The –ing form Present participle / gerund
Drinks پیتا ہے	Drinking پیتے ہوئے، پینے والا، پی رہا
Is	Being
Has	Having

(2) کسی فعل کی پہلی شکل کے ساتھ – s یا– es ہو تو اس کا ترجمہ "---ہے یا---ہوتا ہے" کیا جاتا ہے۔

It **tells** me two things...	وہ مجھے دو چیزیں بتاتی ہے---
It clearly **shows**...	اس سے واضح طور پر دکھائی دیتا ہے---

(3) کسی فعل کے ساتھ – d / -ed / -t/ -te ہو تب اس کا ترجمہ "---تا تھا،---یا تھا،---ہوتا تھا" کیا جاتا ہے۔

وہ کتابیں پڑھنا پسند کرتا تھا۔	He loved to read books.
انھوں نے ملاقات کی تھی۔	They met.

(4) جملے میں made کے استعمال سے ہونے والی تبدیلی پر غور کریں۔

I convinced.	میں نے یقین دلایا۔
I was convinced.	مجھے یقین دلایا گیا / میں قائل ہو گیا۔

I **made** him convince.	میں نے اسے یقین دلایا / میں نے اسے قائل کر دیا۔

(5) "go" COPULER VERB کے ساتھ کسی اسم یا صفت کا استعمال انہیں فعل بنا دیتا ہے۔

He will **go** mad.	وہ پاگل ہو جائے گا۔

(بقیہ آئندہ ان شاء اللہ)

منتخب اشعار

تیرے جلووں کے آگے ہمتِ شرح و بیاں رکھ دی
زبانِ بے نگہ رکھدی، نگاہِ بے زباں رکھ دی
(اصغر گونڈوی)

شہر کی بادِ تصنع سے گھٹن ہونے لگی
کوئی تو دشت سے معصوم ہوا لے آئے
(اقبال نذیر)

اس کی گلی سے اٹھ کے میں، آن پڑا تھا اپنے گھر
ایک گلی کی بات تھی، اور گلی گلی گئی
(جون ایلیا)

دیکھ ستونِ دار کو دیمک چاٹ گئی
شاید کوئی سچ نہیں بولا عرصہ گذرا
(ڈاکٹر اشفاق انجم)

(بقیہ "جیسی کرنی ویسی بھرنی" صفحہ نمبر ۲ سے آگے)

اور اللہ ایک بستی والوں کی مثال بیان کرتا ہے کہ وہ امن واطمینان میں تھے اور ان کو ان کا رزق فراغت کے ساتھ ہر طرف سے پہونچ رہا تھا پھر انھوں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے ان کو ان کے اعمال کے سبب بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا۔

اس آیت میں ایک بستی والوں کا ذکر ہے کہ اللہ نے انھیں دو بہت بڑی نعمتوں سے نوازا تھا ایک امن دوسرے خوشحالی مگر انھوں نے اللہ کی ان دو اہم نعمتوں کی ناقدری کی تو اللہ نے ان سے یہ دونوں نعمتیں چھین لیں

ایک جگہ اور ارشاد فرمایا گیا،

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ (الشوری:30)

(اے گنہ گارو) تم کو جو کچھ مصیبت پہونچتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کے کئے ہوئے کاموں سے پہونچتی ہے اور بہت سے قصوروں کو اللہ معاف کر دیتا ہے۔

ایک جگہ اور ارشاد فرمایا ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۔ (الروم:41)

خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب مصیبتیں اور بلائیں پھیل رہی ہیں تاکہ اللہ ان کے بعض اعمال کا مزہ ان کو چکھا دے تاکہ وہ باز آجائیں۔

اس آیت کریمہ میں دو بڑے لطیف نکتے ہیں ایک تو یہ کہ اللہ انسان کے بعض برے عملوں کی سزا دنیا میں دیتا ہے اگر سب گناہوں پر عقوبتیں مرتب ہوں تو ایک دم وہ زندہ نہ رہیں۔

دوسرا نکتہ یہ کہ سزا جو دی جاتی ہے اسکی مصلحت یہ ہے کہ انسان اپنی اس حرکت کا اعادہ نہ کرے معلوم ہوا کہ سزا بھی ایک طرح سے اللہ کی رحمت ہے کہ اس کے ذریعے انسان کو متنبہ کیا جاتا ہے۔ بقیہ آئندہ ان شاء اللہ

اطلاع اگر آپ کو ماہنامہ ابصار اخبار جاری کروانا ہو تو ہمارے وھاٹساپ نمبر 8657323649 پر اپنا مکمل نام و پتہ انگریزی رسم الخط میں ارسال فرمائیں اور سالانہ زرِ تعاون ہمارے اکاؤنٹ نمبر پر ڈپازٹ کرواکر ہمیں اطلاع دیں۔ ان شاء اللہ اخبار ابصار بلاناغہ آپ کو ارسال کیا جائیگا۔ (ادارہ)

(بقیہ "چیونٹی اور قرآن" صفحہ نمبر ۱ سے آگے)

لَا يَحْطِمَنَّكُمْ : حطم یحطم کا معنی ہے چورا کر دینا، جیسے سوکھے پتے پر یا شیشے پر پاؤں پڑنے سے سوکھا پتہ اور شیشہ چرمر ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی چیونٹی پر اگر پیر پڑ جائے تو اس کی موت کی کیفیت ایسی ہوتی ہے کہ چورا ہو کر بکھر جاتی ہے۔

اس سے ایک اہم بات تو یہ معلوم ہوئی کہ مجرم کا جرم جیسا ہو اسی کے مطابق اسے سزا دی جائے۔ اور حطم یحطم کو نونِ ثقیلہ کے ساتھ لاکر دوسری بات یہ بتائی گئ ہے کہ مجرم کو ضرور بالضرور سزا دی جائے۔ اسے سماج میں جرم کرنے کے لئے آزاد نہ چھوڑا جائے۔

سلیمان و جنودہ : اس سے یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ امن وامان کے قیام کے لئے حاکم کو ہمیشہ فوج کو چوکنا رکھنا چاہئے۔ اور سلیمان کو پہلے اور جنودہ کو بعد میں لاکر یہ بتایا گیا ہے کہ فوج کو حاکم کے حکم کی تابعدار رہنا چاہیے۔

جنودہ: جنود یہ جند کی جمع ہے۔ جمع لاکر اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ ہر جگہ ہر خطرے سے نمٹنے کے لئے فوجیوں کے الگ الگ شعبے ہونے چاہئیں۔ جیسے فضائی فوج، بری فوج، بحری فوج اور مخصوص قسم کے کمانڈوز جو کسی بھی Critical situation کو ہینڈل کرنے میں مہارت رکھتے ہوں۔

لا یشعرون: اس سے اشارہ ہے کہ کہ سچے نبی کے سچے متبعین جان بوجھ کر کسی بے گناہ انسان کو تو کیا کسی چیونٹی کو بھی نہیں مار سکتے۔ اور یہ گواہی کسی انسان کی نہیں بلکہ خود ایک چھوٹے سے جاندار چیونٹی کی ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ نے ہر مخلوق کو ایک خاص قسم کا شعور بخشا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ انسان کا ایک شعور ہے اور ایک لاشعور جسے علم النفس (سائیکولوجی) کی اصطلاح میں consciousness & unconsciousness کہا جاتا ہے۔ جن کی کارکردگیوں کو سمجھنے کے لئے علم النفس کا گہرا مطالعہ ضروری ہے۔

چیونٹی کا یہ واقعہ سلیمان علیہ السلام کے واقعے کے سیاق میں ذکر کیا گیا ہے۔ جو بادشاہ بھی ہیں اور نبی بھی۔ جس سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ اسلام میں بادشاہت کا تصور ہے مگر اس شرط کے ساتھ کہ وہ عدل اور انصاف کی بنیادوں پر قائم ہو۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ نبی اور غیر نبی کے علم میں فرق یہ ہے کہ غیر نبی جو چیز پڑھتا اور سنتا ہے نبی اس چیز کو دیکھتا ہے۔

اس سے ایک دلچسپ نکتہ اور بھی معلوم ہوا کہ عقل کو تسلیم کرنا چاہیے کہ نقل عقل پر مقدم ہے۔ کیونکہ مشہور مقولہ ہے " شنیدہ کے بود مانند دیدہ" ——

In the Qur'an, Allah reveals that it is a great sin to kill an innocent person, and anyone who does so will suffer great torment in the hereafter:

... If someone kills another person—unless it is in retaliation for someone else or for causing corruption in the earth—it is as if he had murdered all mankind. And if anyone gives life to another person, it is as if he had given life to all mankind. Our Messengers came to them with Clear Signs, but even after that, many of them committed outrages in the earth."

(Surat al-Ma'ida: 32)

This verse equates the killing of one innocent person to slaughtering all of humanity! In another verse Allah expresses the importance that the faithful attach to life:

Those who do not appeal to any other deity besides God [alone]; nor kill any soul whom God has forbidden [them to] except with the right to do so; nor fornicate. Anyone who does so will incur a penalty. **(Surat al-Furqan: 68)**

In yet another verse, Allah issues the following commandment:

Say: "Come, and I will recite to you what your Lord has forbidden for you": that you do not associate anything with Him; that you are good to your parents; that you do not kill your children because of poverty—We will provide for you and them; that you do not approach indecency – outward or inward; that you do not kill any person Allah has made inviolate – except with the right to do so. That is what He instructs you to do, so that hopefully, you will use your intellect.
(Surat-al-An'am:151)

Any Muslim who believes in Allah with a sincere heart who scrupulously abides by His holy verses and fears suffering in the hereafter will avoid harming even one other person. He knows that the Lord of Infinite Justice will suitably reward him for all his deeds.

In one of the hadiths,our Prophet (may Allah bless him and grant him peace) listed the kinds of people who are not pleasing to Allah:

"Those who act cruelly and unjustly in the sacred lands, those who yearn for the ways of the ignorant, and those who wrongly shed human blood.

(Sahih Bukhari Hadith)

بے گناہوں کا قتل شیطانی عمل ہے / حافظ جلال الدین قاسمی

وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِن شِيعَتِهِ وَهَٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِن شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ قَالَ هَٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ (سورہ قصص آیت 15)

ترجمہ:

اور وہ ایسے وقت شہر میں داخل ہوئے کہ وہاں کے باشندے بے خبر ہو رہے تھے تو دیکھا کہ وہاں دو شخص لڑ رہے تھے ایک تو موسیٰ کی قوم کا ہے اور دوسرا اُن کے دشمنوں میں سے تو جو شخص اُن کی قوم میں سے تھا اس نے دوسرے شخص کے مقابلے میں جو موسیٰ کے دشمنوں میں سے تھا مدد طلب کی تو اُنہوں نے اس کو مکا مارا اور اس کا کام تمام کر دیا کہنے لگے کہ یہ کام تو (اغوائے) شیطان سے ہوا بیشک وہ (انسان کا) دشمن اور صریح بہکانے والا ہے۔

سورہ قصص میں ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک مصری قبطی اور اسرائیلی کے درمیان جھگڑا ہو رہا تھا۔ موسیٰؑ کا گذر ادھر سے ہوا۔ وہ ان دونوں کے درمیان بیچ بچاؤ کرنے لگے جس میں قبطی جو غیر مسلم تھا وہ موسیٰؑ کے ہاتھوں غلطی سے مارا گیا۔ تو موسیٰؑ نے کہا کہ یہ شیطانی عمل ہے۔ شیطان تو کھلا، گمراہ کرنے والا انسان کا دشمن ہے۔

آیت کریمہ پر غور کریں۔ غلطی سے ایک آدمی کا قتل اگر شیطانی عمل ہے تو جان بوجھ کر بے گناہوں کا قتل کرنا کتنا بدترین عمل ہو سکتا ہے۔ آیت کریمہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شیطان کو قتل و خونریزی جیسے عمل سے بڑی دلچسپی ہے اور لفظ مضل سے پتہ چلتا ہے کہ یہ عمل گمراہ کن ہے اور سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے لوگ ہی ایسا عمل کر سکتے ہیں۔

(بقیہ "ایطاء قافیے کا بدترین عیب ہے" صفحہ نمبر 4 سے آگے)

دوسری مثال: معطر اس کے نہانے سے بسکہ آب ہوا۔ حباب بحر، ہراک شیشۂ گلاب ہوا (ناسخ)

اس مطلع میں دوالف اور باء (اب) دونوں جگہ ہے۔ اب ڈبل الف کو علیحدہ کر دیں۔

(1) ا+ا(آ)اور (گل) اصل الفاظ بچتے ہیں

(2) دونوں الفاظ بامعنی بچتے ہیں

(3) دونوں الفاظ باہم مقفیٰ نہیں ہیں

لہذا ایطاء ہے مگر ایطاء خفی ہے۔ کیونکہ حرف اضافی (علامت مشترک) کی تکرار غیر محسوس ہے۔ ایطاء خفی کو عروضیوں کا ایک گروہ عیب نہیں مانتا۔

تیسری مثال: جس جگہ جاتے ہو، آتے ہو پشیماں ہو کر۔ تم کو جانا نہیں آتا، ابھی مہماں ہو کر (داغ دہلوی)

شعر مذکور میں ں (نون غنہ) حرف روی ہے۔ اور دونوں مصرعوں میں حرف روی سے پہلے دو حرفی تکرار ہے۔

چوتھی مثال: خاک میں مل کے بھی اس کو نہ دشمن سمجھا۔ گردشِ چرخ کو میں گردشِ دامن سمجھا

شعر مذکور میں ن حرف روی ہے اور دونوں مصرعوں میں اسکے پہلے م اور م ہے۔

پانچویں مثال: حیرت بدل گئی ہے نہ حرماں بدل گیا۔ اک شاعرِ عظیم کا ارماں بدل گیا

شعر مذکور میں حرف روی ں (نون غنہ) ہے۔ دونوں مصرعوں میں حرف روی سے پہلے (ر۔م۔ا) کی تین حرفی تکرار ہے۔

ایک استثنائی صورت:

لفظ واحد کے معانی دونوں جگہ الگ الگ ہوں۔ مثلاً مطلع کے پہلے مصرے میں کان کا مطلب معدن ہے اور دوسرے مصرے میں کان کا مطلب انسان کا کان ہے تو ایطاء نہیں ہے۔

مثال: دل کی بستی عجیب بستی ہے۔ روز اجڑتی ہے روز بستی ہے

اس شعر میں دونوں مصرعوں میں قافیہ بستی آیا ہے۔ مگر دونوں جگہ معانی الگ الگ ہیں۔ مصرعہ اول میں بستی بمعنی شہر ہے اور مصرع ثانی میں بستی بمعنی آباد ہونا ہے۔ لہذا اس شعر میں ایطاء نہیں ہے ———

عرضِ مدیر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اللہ کا بیحد احسان اور شکر ہے کہ ابصار اخبار کا پہلا شمارہ ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔ ۳۰۰ سے زائد کاپیاں پوسٹ سے مفت ھندوستان بھر میں بھیجی گئیں، اور مقامی طور پر بھی ۲۰۰ کے قریب کاپیاں مفت تقسیم کی گئیں۔ الحمد للہ پہلے شمارے کو قارئین نے کافی پسند کیا اور اسے جاری کروانے کی خواہش ظاہر کی۔ اور خوشی کی بات یہ ہے کہ بیرون ھند جن حضرات کو اس اخبار کی ہارڈ کاپی دستیاب نہیں ہو سکتی تھی انہیں اس اخبار کی پی ڈی ایف کاپی وھاٹساپ اور ای میل پر ارسال کی گئی۔ غرضیکہ اخبار کے جملہ مضامین کو پسند کیا گیا۔ ہاں عجلت میں ٹائپسٹ نے کہیں کہیں فونٹ سائز کم یا زیادہ کر دیا تھا جس پر ہمارے بعض بزرگ قارئین نے توجہ دلائی ہے۔ اس شمارے میں ان خامیوں کو دور کرنے کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے۔ اور ہماری کوشش ہمیشہ یہی ہوگی کہ اس اخبار کے معیار کو قائم رکھا جائے۔ آپ تمام قلمکار حضرات سے گذارش ہے کہ اپنی معیاری تحریریں بھیج کر اس اخبار کی قدر و قیمت میں اضافہ کریں اور ہمیں شکریے کا موقع دیں۔

جزاکم اللہ خیرا۔

از۔ حافظ جلال الدین قاسمی

تصحیح: ماہنامہ ابصار جون ۲۰۱۶ کے شمارے میں صفحہ نمبر ۳ پر دئے گئے مضمون "نمائشی بھانڈے" کا حوالہ چھوٹ گیا تھا اس کا حوالہ نوٹ فرمائیں۔ "صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب المتشبع بمالم ینل ۵۲۱۹۔ نیز اسی صفحہ پر "شرح حدیث کرب" میں حدیث کے ترجمہ کی تیسری سطر میں "میری پریشانی" کی بجائے "میری پیشانی" ہونا چاہیے۔ درست فرمالیں۔ (ادارہ)

The **ABSAAR Monthly** Printed,Published and owned by Jalaluddin Mutiullah Quasmi,Printed at ALHUDA OFFSET PRESS at Nishat Road,Islampura,Malegaon(NASHIK) 423203 & Published at S. NO. 65/3,Plot No.2 ,Nishat Nagar,Ayesha Nagar Road,Malegaon(NASHIK) 423203 Editor : Jalaluddin Mutiullah Quasmi

EMAIL : **absaar.urdu@gmail.com** Whatsapp No : **+918657323649** (Only for Indian subscribers)